کمپنی مینیجر کا مال پاس کرنے کے لیے کمیشن لینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں مختلف کمپنیوں میں مال دیتا ہوں، تو کمپنی کے مینیجر ہم سے ڈیل کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اپنا مال نکلوانا ہے، تو ہمیں بھی کچھ کمیشن دو، ورنہ ہم اس مال میں نقص وغیرہ بتا کے روک دیں گے، حالانکہ مینیجر کمپنی سے اسی کام کی تنخواہ لیتا ہے کہ مینیجر ہر وہ مال جو کمپنی کے متعلق اور اُس کے لیے نفع بخش اور اُس کے وارے میں ہو اُسے پاس کرے، تو اس کا ایسا کرنا کیسا اور اس کو پیسے دینا کیسا؟ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مال او کے (ok) کرنا، پاس کرنا مینیجرز کے اجارے میں شامل ہے، لہٰذا ان پر لازم ہے کہ یہ دیانت داری کے ساتھ درست مال کو پاس کریں اور نادرست مال کو ریجیکٹ کر دیں۔ جو مال او کے ہونے کے لیے ان کے پاس آئے گا اس کی دو صورتیں ہوں گی: (1) یا تو وہ مال نادرست ہو گا۔ (2) یا درست ہو گا۔

(1) جو نادرست ہے اس کو پاس کرنا اپنے عہدے سے خیانت، جھوٹ اور اپنی کمپنی کو دھوکہ دینا ہے اور یہ سب ناجائز و حرام ہے اور اگر پیسے لے کر ایسے مال کو پاس کرے گا، تو یہ رشوت ہو گی کہ مال پاس کروانے والا اپنا کام نکلوانے کے لیے پیسے دے رہا ہے اور یہ لے رہا ہے اور رشوت دینا لینا باعث لعنت، ناجائز و حرام ہے۔

چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: "لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الراشی والمرتشی" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے اور دینے والے پر لعنت فرمائی۔ (سنن ابو داؤد، کتاب القضاء، باب فی کراھیۃ الرشوۃ، جلد2، صفحہ148، مطبوعہ لاھور)

امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "رشوت لینا مطلقاً حرام، کسی حالت میں جائز نہیں۔ جو پرایا حق دبانے کے لیے دیا جائے، رشوت ہے۔ یوہیں جو اپنا کام نکلوانے کے لیے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ597، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

(2) جو درست مال ہے وہ ایسا ہے کہ کمپنی کے متعلق ہے، اُس کے لیے نفع بخش ہے اور اُس کے وارے میں بھی ہے۔ اُسے پاس کرنے کے لیے پیسے لینا بھی رشوت ہے۔ مزید یہ کہ مذکورہ اوصاف والا مال پاس کرنے پر اِن کا اجارہ ہے، تو یہ کام دیانتداری سے کرنا ویسے ہی اِن پر واجب ہے، اور اپنا واجب ادا کرنے کے لیے پیسے وصول کرنا، جائز نہیں ہے۔ اسی طرح مال تو درست ہے، لیکن کمپنی کو درست مال دینے والے زیادہ ہیں اور مال دینے والا یہ چاہتا ہے کہ میرا مال پہلے نکل جائے یا ان میں سے میرا ہی مال لیا جائے، اس لیے مینیجر کو پیسے دیتا ہے، تو یہ بھی پہلی صورت میں داخل ہو گا کہ اب وہ جو پیسے دے رہا ہے، اپنا کام نکلوانے کے لیے ہیں اور یہ بھی رشوت ہے۔

فتح القدیر میں ہے: "الثانی ارتشاء القاضی لیحکم وھو کذلک حرام من الجانبین. ثم لا ینفذ قضاؤہ فی تلک الواقعة التی ارتشی فیھا، سواء کان بحق أو بباطل. أما فی الحق فلأنه واجب علیه فلا یحل أخذ المال علیه. وأما فی الباطل فأظھر" ترجمہ: رشوت کی دوسری قسم قاضی کا فیصلہ کرنے کے لیے رشوت لینا ہے اور یہ بھی پہلی قسم کی طرح جانبین (لینے والے اور دینے والے دونوں) کی طرف سے حرام ہے، پھر اس واقعہ میں جس میں اس نے رشوت لی ہے، اس کی قضاء نافذ نہیں ہو گی چاہے وہ حق ہو یا باطل، رہا حق تو وہ اس لیے کہ اس کا فیصلہ کرنا اس پر واجب تھا، لہٰذا اس پر مال لینا اس کے لیے حلال نہیں اور رہا باطل تو یہ زیادہ ظاہر ہے۔

(فتح القدیر، جلد7، صفحہ254، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

28محرم الحرام1442ھ/17ستمبر 2020ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے